فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۸ نبوت ۱۳۴۵ ہش ۔ ۴ شعبان ۱۳۸۶ ھ ۔ ۱۸ نومبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۶۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو مومن بننا چاہتا ہے اس کی پہلی منزل یہی ہے کہ برے کاموں سے پرہیز کرے

اسی کا نام تقویٰ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے

"جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام (شربتِ کافوری کا جام) اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے۔ ان عبادات کی قبولیت کیا ہے اور اس سے مراد کیا ہے؟

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ نماز قبول ہو گئی ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہو گئے ہیں۔ جب تک وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں اس وقت تک نری ٹکریں ہی ہیں۔ اس نماز یا روزہ سے کیا فائدہ ہوگا جبکہ اسی مسجد میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گلہ کر دیا۔ یا رات کو چوری کر لی۔ کسی کے مال یا امانت میں خیانت کر لی۔ کسی کی شان پر جو خدا تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے بخل یا حسد کی وجہ سے حملہ کر دیا۔ کسی کی آبرو پر حملہ کر دیا۔ غرض اس قسم کے عیبوں اور برائیوں میں اگر مبتلا کا مبتلا ہے تو تم ہی بتاؤ اس نماز نے اس کو کیا فائدہ پہنچایا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ نماز کے ساتھ اس کی بدیاں اور برائیاں جن میں وہ مبتلا تھا کم ہو جاتیں۔ اور نماز اس کے لئے ایک عمدہ ذریعہ ہے پس پہلی منزل اور مشکل اس انسان کے لئے جو مومن بننا چاہتا ہے۔ یہی ہے کہ برے کاموں سے پرہیز کرے اسی کا نام تقویٰ ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۷۶-۳۷۷)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۷ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل محمد آباد اسٹیٹ (ضلع تھرپارکر) تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور سفر کے بابرکت اور مثمر ثمرات ہونے کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۱۷ نومبر۔ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو لاہور سے ہی کچھ چیچک کی تکلیف چلی آرہی ہے۔ جس کی وجہ سے کسی قدر کمزوری ہے۔ ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

— لاہور ۱۷ نومبر بوقت ۹ بجے صبح (بذریعہ فون) — لاہور سے بذریعہ فون آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:

محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی حالت بہت تشویشناک اور نازک ہے بخار ۱۰۶ درجہ ہے اور سانس اکھڑا ہوا ہے

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم شیخ صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

— ربوہ — تعلیم الاسلام کالج میں سٹوڈنٹس یونین کے زیر اہتمام چھٹا آل ربوہ مباحثہ مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ بوقت شام چھ بجے منعقد ہوگا موضوع یہ ہے۔

"بڑھاپے کا ہوش جوانی کے جوش سے بہتر ہے"

مباحثہ اردو اور انگلش دونوں زبانوں میں ہوگا اہالیان ربوہ کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ (سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین)

— ربوہ ۱۷ نومبر۔ محترم ملک محمد خان صاحب غزنوی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ٹمپریچر اور سانس کی تکلیف بدستور ہے۔ آکسیجن مسلسل دی جا رہی ہے۔ بے ہوشی بھی اسی طرح ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

دار الذکر لاہور میں کتب کی نمائش

انشاء اللہ ۱۸ نومبر ۱۹۶۶ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ موسومہ "دار الذکر" علاقہ گڑھی شاہو لاہور میں غیر ملکی زبانوں میں شائع شدہ احمدیہ لٹریچر بشمول تراجم قرآن مجید کی نمائش ہوگی احباب اس سے استفادہ فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۶۶ء

زمرۂ ولایت اور زمرۂ نبوت

— سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل ۱۳ نومبر —

ہم نے اپنے ایک گزشتہ اداریہ میں اس مغالطہ کی حقیقت بیان کی تھی جو ایک صاحب زمرۂ ولایت اور زمرۂ نبوت کو ایک دوسرے کے مقابل متضاد فرض کرنے بات سے ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کسی تحریر و تقریر میں اشارہ تک نہیں کیا۔ کہ زمرۂ ولایت اور زمرۂ نبوت دو مختلف متقابل اور متضاد زمرے ہیں۔ اور جو انسان زمرہ ولایت کا فرد ہو وہ زمرۂ نبوت کا اور اس کے برعکس جو زمرۂ نبوت کا فرد ہو وہ زمرۂ ولایت کا فرد نہیں ہو سکتا۔ اس طرح یہ بحث سوائے مغالطہ انگیزی کے کچھ نہیں ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمرۂ ولایت کے فرد ہیں۔ کیونکہ ہر قسم کا نبی لازماً ولی ہوتا ہے۔ لہذا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتی نبی ہونے کی وجہ سے لازماً زمرۂ اولیاء میں بھی داخل ہیں۔ جیسے کہ خود سیدنا حضرت خاتم النبیین بھی زمرۂ اولیاء میں داخل ہیں اور زمرۂ نبوت میں بھی۔

ہم نے اس اداریہ میں لکھا تھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوٰے حق نبی کا ہے۔ اور حدیث اور قرآن کریم کی شہادت سے یہ بھی ثابت کیا تھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتی بھی تھے۔ اور نبی بھی تھے۔ یہ بات مسلّمہ ہے کہ احادیث میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ کہا گیا ہے۔ اور آیہ من یطع اللہ الخ سے واضح ہے کہ امتی نبی کا امکان قرآن کریم کے رو سے موجود ہے۔

یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ نبی نبی ہی ہوتا ہے خواہ وہ مستقل نبی ہو یا امتی نبی۔ امتی نبی اور مستقل نبی میں صرف یہ فرق ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی مستقل نبی نہیں آ سکتا۔ یہاں مستقل کے معنی یہ ہیں کہ ایسا نبی جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے نہ ہو۔ ورنہ جہاں تک نفس نبوت کا تعلق ہے ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس فرق کو واضح کرنے کے لئے کئی الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مثلاً بروزی۔ مجازی ظلی۔ لغوی تشریحی اور محدث وغیرہ۔ ان الفاظ سے دھوکا کھا کر یا دھوکا دینے کے لئے صاحب موصوف نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں اور تقریروں سے توڑ مروڑ کر حوالے پیش کئے ہیں۔

اور بادی النظر میں ایک شخص جو بطور خود فکر و غور سے عاری ہوتا ہے۔ مغالطہ میں پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو خاتم الاولیاء بھی فرمایا ہے صاحب موصوف اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ آپ کا خاتم الاولیاء ہونا آپ کو زمرۂ اولیاء میں محدود کر دیتا ہے۔ حالانکہ زمرۂ اولیاء محدود نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ اوپر واضح کیا گیا ہے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی باوجود خاتم النبیین ہونے کے زمرۂ اولیاء میں داخل ہیں۔ خاتم الاولیاء سے حضور علیہ السلام کا صرف یہ مطلب ہے کہ امت محمدیہ میں آپ خاتم الاولیاء ہیں۔ یعنی ولایت کے تمام کمالات آپ میں موجود ہیں۔ اس طرح خاتم الاولیاء ہونا آپ کے امتی نبی ہونے کے راستہ میں روک نہیں۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں۔ جس میں آپ نے مستقل نبی اور امتی نبی میں فرق واضح فرمایا ہے۔ اور یہ بتایا ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے مستقل نبی کی نبوت کیوں غلط ہے۔ اور آپ نے یہاں یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ مستقل نبی اور امتی نبی میں بلحاظ نفس نبوت کے کوئی فرق نہیں فھو ھذا۔

”اس بات کو خوب غور سے یاد رکھو کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نبوت کا شرف پہلے سے حاصل ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ پھر آئیں اور اپنی نبوت کو کھو دیں۔ یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مستقل نبی کو روکتی ہے۔ البتہ یہ امر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو بڑھانے والا ہے کہ ایک شخص آپ ہی کی امت سے آپ ہی کے فیض سے وہ درجہ حاصل کرتا ہے جو ایک وقت مستقل نبی کو حاصل ہو سکتا تھا۔ لیکن اگر وہ خود ہی آئیں تو پھر صاف ظاہر ہے کہ پھر اس خاتم الانبیاء والی آیت کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اور خاتم الانبیاء حضرت مسیح ٹھہریں گے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آنا بالکل غیر مستقل ٹھہر جاوے گا۔ کیونکہ آپ پہلے بھی آئے۔ اور ایک عرصہ کے بعد آپ رخصت ہو گئے اور حضرت مسیح آپ سے پہلے بھی رہے۔ اور آخر پر بھی وہی رہے۔ غرض اس عقیدہ کے ماننے سے کہ خود ہی حضرت مسیح آنے والے ہیں بہت سے مفاسد پیدا ہوتے ہیں اور ختم نبوت کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ جو کفر ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم ص۱۱۵)

اس عبارت میں جلی الفاظ سے واضح ہے کہ مستقل نبی اور امتی نبی میں صرف یہ فرق ہے کہ مستقل نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر ملتی تھی۔ مگر جب آپ خاتم النبیین ٹھہرے۔ تو آپ کے بعد وہی درجۂ نبوت آپ کی پیروی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس عبارت سے ظلی۔ بروزی۔ لغوی۔ مجازی۔ غیر تشریعی نبوت اور محدث کے معنی بھی صاف ہو جاتے ہیں۔ یعنی ایسی نبوت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے آپ کے امتی کو ملتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس وضاحت کے بعد مندرجہ بالا الفاظ سے لفظی بحث کر کے مغالطہ ڈالنے کی کوشش کرنا بے سود ہے۔ اس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ کہا ہے کہ میں ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی ہوں۔ اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ جو درجہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے مستقل نبی کو حاصل ہوتا تھا۔ وہی درجۂ نبوت آپ کے بعد بوجہ آپ کے خاتم النبیین ہونے کے صرف آپ کے امتی کو ہی مل سکتا ہے۔ کیونکہ تمام نبوتوں کا اتمام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہو چکا ہے۔ آپ کے بعد نبوت کا کوئی کمال باقی نہیں رہا۔ اس لئے کسی مستقل نبی یعنی آپ کی نبوت سے الگ کسی باقی کمال کے لئے کسی مستقل نبی کی بعثت کی ضرورت نہیں رہی۔ اب جو نبی بھی آئے گا۔ وہ آپ ہی کی امت میں سے ہوگا۔

(باقی)

قطعۂ تاریخ وفات مولانا جلال الدین صاحب شمس رضہ

ازیں دارِ فانی سفر کردہ شمس

اقامت گزیں شد بدار النعیم

پئے سالِ رحلت بگوشم سروش

بگفتا ”فقد فاز فوزاً عظیم“

۱۳ ۸۶

محمد احمد مظہر

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج و اسرائٔ

(مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

(۵)

حضرت عائشہؓ اور دیگر بزرگانِ سلف کا مسلک

بارہواں ثبوت

"ایک روایت میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر کوئی شخص تم سے یہ کہے کہ معراج میں آنحضرت صلعم نے ان جسمانی آنکھوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کو دیکھا تو وہ جھوٹا ہے۔ اس کی بات ہرگز نہ مانو اور فرماتی ہیں کہ میرے تو اس خیال سے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہونے لگتے ہیں کہ آپؐ نے ان جسمانی آنکھوں سے خدا تعالےٰ کو دیکھا تھا۔"

(صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ نجم (بحوالہ سیرت خاتم النبیین حصہ اوّل صہ ۲۵۲)

تیرھواں ثبوت

"پھر کتب سیرت میں بھی ایسی روایات کی کمی نہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ معراج ایک روحانی امر تھا نہ کہ ظاہری اور جسمانی سفر۔ چنانچہ مشہور اسلامی مؤرخ ابن اسحاق نے حضرت عائشہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ما فقد جسدہٗ (ابن ہشام ذکر الاسراء) یعنی معراج کی رات آنحضرت صلعم کا جسم مبارک غائب نہیں ہوا تھا بلکہ تمام وقت اسی مادی دنیا میں موجود رہا۔ اس سے بڑھ کر معراج کے روحانی ہونے کے متعلق کیا شہادت ہوگی۔"

(بحوالہ سیرت خاتم النبیین حصہ اوّل صہ ۲۵۲)

علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں حضرت عائشہؓ کا مذکورہ بالا قول اِن الفاظ میں درج کیا ہے کہ . . . "واختلف فی انّہٗ کان فی الیقظۃ ام فی المنام فعن عائشۃ انّہا قالت واللہ ما فقد جسد رسول اللہ صلعم ولکن عرج بروحہٖ۔"

(تفسیر کشاف جلد اوّل تفسیر سورۃ بنی اسرائیل صہ ۷۰۲ مطبوعہ مصر (وجدید ایڈیشن ۱۹۴۸ء جلد دوم صہ ۲۲۳)

کہ خدا کی قسم (معراج میں) آنحضرت صلعم کا جسم غائب نہیں ہوا تھا بلکہ آپؐ کی روح مبارک اوپر لے جائی گئی تھی۔ گویا آنحضرت صلعم کا معراج روحانی طور پر تھا نہ کہ جسمانی طور پر۔

چودھواں ثبوت

ابن اسحٰق اور ابن جریر نے حضرت معاویہؓ سے روایت کی ہے کہ "اذا سئل عن مسریٰ رسول اللہ صلعم قال کانت رؤیًا من اللہ صادقۃ" (ابن جریر تفسیر اسراء۔ سیرت ابن اسحٰق ذکر معراج بحوالہ سیرت النبی مؤلفہ سید سلمان ندوی جلد سوم صہ ۲۹۶) کہ جب حضرت معاویہ سے آنحضرتؐ کے اسراء کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آنحضرت صلعم کی ایک سچی رؤیا تھی جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تھی۔

پندرھواں ثبوت

حضرت حسن بصریؒ کا بھی یہی مذہب تھا کہ معراج روحانی اور بحالتِ رؤیا و کشف تھا۔ چنانچہ روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ "وعن الحسن کان فی المنام رؤیا راٰھا صلی اللہ علیہ وسلم" (ابن اسحٰق بحوالہ سیرت النبی از سید سلمان ندوی جلد سوم صہ ۲۹۷ و تفسیر کشاف طبع ۱۹۴۸ء جلد دوم صہ ۲۲۳ مصری) یعنی حضرت حسن بصریؒ بھی یہی مذہب ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ معراج نیند کی حالت میں ایک رؤیا تھا جو آنحضرت صلعم نے دیکھا۔

الغرض قرآنی تصریحات، احادیث اور بزرگانِ سلف کے اقوال سے بھی یہ امر بپایۂ ثبوت پہنچتا ہے کہ معراج و اسراء کے واقعات حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اس جسم خاکی کے ساتھ نہ تھے بلکہ ایک لطیف نورانی جسم کے ساتھ کشفی اور روحانی حالت کے تھے جیسا کہ جماعتِ احمدیہ عقیدہ رکھتی ہے۔ ورنہ ظاہری جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر جانے کا معجزہ تو خود کفار نے آپؐ سے طلب کیا تھا جسے خلافِ سنت اللہ ہونے کے باعث ردّ کر دیا گیا اور ان کے جواب میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے فرمایا گیا تھا کہ قل سبحان ربّی ھل کنت الّا بشرًا رّسولًا۔

(سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۱۰)

اے رسول ان سے کہہ دے کہ میرا رب پاک ہے میں تو ایک بشر رسول ہوں۔"

جو اس طرح آسمان پر نہیں جایا کرتے۔ یہاں سید سلیمان ندوی کی تالیف "سیرت النبیؐ" جلد سوم سے دوبارہ اس اقتباس کا ذکر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا جس میں وہ لکھتے ہیں "۔ . . . تاہم ان روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ واقعۂ معراج کو رؤیا کہنا قرن اوّل میں متعارف تھا" نیز یہ کہ "جو لوگ اس کو بیداری کا واقعہ سمجھتے ہیں وہ قرآنِ مجید کے کسی نص یا حدیث کے کسی صحیح متن سے اپنے دعوےٰ کا ثبوت پیش نہیں کرتے بلکہ وہ زیادہ تر عقلی استدلال کا پہلو اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ ابن جریر طبری سے لے کر امام رازی تک سب نے یہی کیا ہے۔"

(سیرت النبیؐ جلد سوم صہ ۲۹۷ از سید سلیمان ندوی)

واقعاتِ معراج و اسراء کی غرض و غایت اور ان کے مضمرات

گزشتہ صفحات میں بالتفصیل اِس امر کی وضاحت کی جاچکی ہے کہ معراج اور اسراء کے مذکورہ واقعات نہایت اعلےٰ قسم کے روحانی مکاشفات تھے جو آنحضرت صلعم کو خدائی تصرف اور خاص مصالح کے ماتحت دکھائے گئے۔ اب مختصراً اِس بات کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ان مکاشفات کی غرض و غایت کیا تھی اور ان میں تعبیری زبان میں کونسے حقائق و اشارات مخفی تھے۔

اس ضمن میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اےؓ رقم فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک ہم نے غور کیا ہے وہ یہ ہے کہ معراج تو زیادہ تر آنحضرت صلعم کے روحانی کمالات کے اظہار کے لئے ہے اور اسراء آپ کی ظاہری اور دنیوی ترقی کو ظاہر کرنے کے واسطے ہے۔"

(سیرت خاتم النبیین جلد اوّل صہ ۲۶۵ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اےؓ)

گزشتہ انبیاء سے ملنا

"معراج اور اسراء دونو میں آنحضرت صلعم کی ارفع شان اور آپ کی امّت کے مرتبہ کی بلندی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کیونکہ علاوہ اور اشارات کے دونو کشوف میں آپ کا گزشتہ انبیاء سے ملنا اور ان سے آگے نکل جانا یا نماز میں ان کا امام بننا اسی حقیقت کا حامل ہے۔ ان کشوف میں بعض انبیاء کا خاص طور پر آپ کی ملاقات کے لئے منتخب کیا جانا بھی اپنے اندر ایک معنے رکھتا ہے۔ دراصل یہ انبیاء وہی ہیں جن کی امتوں سے یا تو آپ کی امت کو خاص طور پر واسطہ پڑنے والا تھا اور یا یہ انبیاء بعض خاص صفات کے حامل تھے اور ان کشوف میں اس حقیقت کا اظہار مقصود تھا کہ آپ کا وجود ان انبیاء کی مخصوص صفات میں بھی ان سے بالا و ارفع ہے۔"

(ایضاً صہ ۲۶۴)

"رات" روحانی ترقیات کا ذریعہ

سفر معراج، جس میں آنحضرت صلعم رات کے وقت بحالتِ کشفی آسمان پر گئے۔ اِس "رات" کے وقت میں گویا یہ اشارہ ہے کہ شب روحانی ترقیات اور برکات کے حصول کے لئے بہترین وقت ہوتا ہے۔ قرآن مجید کے نزول کی ابتداء بھی "فی لیلۃٍ مبارکۃٍ" بابرکت رات میں ہوئی تھی۔ — اسی طرح رات کے وقت اُٹھ کر نوافل تہجد و عبادت بجا لانا بڑی برکات و انعامات کے حصول کا ذریعہ ہیں جو آیتِ کریمہ عسیٰ ان یبعثک ربّک مقامًا محمودًا (سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۹) سے ظاہر ہے کہ اس کے نتیجہ میں تجھے مقامِ محمود حاصل ہوگا۔

واقعہ اسراء میں ہجرت کی پیشگوئی

اور اسراء کا واقعہ جس میں آنحضرت صلعم رات کے وقت کشفی حالت میں مکّہ مکرمہ سے بیت المقدس تک گئے۔ اپنے اندر ہجرت کا اشارہ بھی تھا۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ اسراء والے کشفی سفر کے واقعہ کے جلد ہی بعد یعنی چھ ماہ یا سال بعد ہجرت ہوئی جو آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنی۔

سو اس واقعہ میں سب سے پہلا اشارہ یہ تھا کہ اب جو اسلام پر ایک تنگی کا زمانہ ہے اسے عنقریب دور کر دیا جاویگا اور مصائب کی موجودہ تاریکی ترقی و فتوحات کی روشنی سے بدل جائے گی۔ چنانچہ آیت اسراء میں "لیلًا" کے لفظ کا استعمال خاص طور پر اسی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

دیسے بھی تنگی اور مصیبت کے زمانہ کو بالعموم رات کے وقت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

بیت المقدس کا دیکھنا

اسراء میں آنحضرت صلعم کو بیت المقدس دکھایا گیا۔ اس میں یہ بشارت تھی کہ بیت المقدس کا علاقہ مسلمانوں کے قبضہ میں آ جائے گا اور حضورؐ کا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جانا اور پھر وہاں سابقہ انبیاء کا آپؐ کی اقتداء میں نماز پڑھنا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اب وقت آتا ہے کہ تمہاری توجہ کا مرکز مسجد حرام سے وسیع ہو کر یہودیوں اور عیسائیوں کے مذہبی مرکز بیت المقدس تک جا پہنچے گا اور اسلام عربوں سے نکل کر دیگر اقوام میں پھیلے گا۔ اور دیگر انبیاء کی امتوں کے لوگ بھی اسلام میں داخل ہوں۔ چنانچہ اسراء میں جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ کامل طور پر پوری ہوئی اور ویسا ہی ظہور میں آیا اور حضرت عمرؓ خلیفۂ دوم کے عہد میں یہ علاقے مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے۔

دریائے نیل و فرات کا دیکھنا

اسی طرح آنحضرت صلعم نے کشف میں جو نیل و فرات زمینی دریا دیکھے تھے ان میں بھی یہ اشارہ تھا کہ اللہ تعالےٰ ان علاقوں کو جن میں یہ دونوں دریا بہتے ہیں یعنی مصر و عراق کو مسلمانوں کے قبضہ میں دیدیگا چنانچہ یہ بشارت بھی پوری ہوئی اور یہ علاقے مسلمانوں کو مل گئے۔

بُراق کی سواری

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اےؓ رقم فرماتے ہیں:۔

"جہاں معراج میں آپ کا بغیر کسی سواری کا اور بغیر کسی اور ظاہری اور مادی واسطہ کے اوپر اٹھایا جانا بیان ہوا ہے وہاں اسراء میں بُراق کی سواری کا واسطہ رکھا گیا ہے تاکہ اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ آپؐ کی اور آپؐ کے اتباع کی دُنیوی اور ظاہری ترقی میں مادی اسباب محض ایک پردہ کے طور پر ہوں گے اور اصل سبب وہ غیبی تائید ہو گی جو ہر قدم پر آپ کے ساتھ رہے گی۔"

(سیرت خاتم النبیین حصہ اوّل صفحہ ۲۶۶)

اسراء میں حضور صلعم نے جو بُراق نامی جانور پر سواری کی اور ترقیات کی طرف مسافت کی منازل بڑی سُرعت کے ساتھ طے کیں۔ اس کی شکل عورت کی اور جسم گھوڑے کا بیان کیا گیا ہے جو تصویری زبان میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ انسانی نفس ایک گھوڑے کی مانند ہے اور دنیا اور اس کی خواہشات ایک عورت کی طرح ہیں۔ سو اگر انسان اپنے نفس اور دنیوی خواہشات پر قابو پالے اور نفسِ امّارہ کے گھوڑے کی باگیں مضبوطی سے تھامے رکھے تو وہ روحانی ترقیات کی منازل بآسانی طے کرتے ہوئے اپنے مولا کریم کے وصل سے بھی سرشار ہو سکتا ہے اور خدا میں ہو کر اور اُسے پا کر دینی و دُنیوی انعامات و ترقیات کا وارث ہر دو جہان میں بن سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

خدا کو پا کے سب کچھ ہم نے پایا
کھلا ہے ہم پہ یہ رازِ نہانی

اور آپؑ کا ایک الہام بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے جس میں خدا تعالےٰ نے فرمایا:۔

"جے توں میرا ہو رہیں، سب جگ تیرا ہو"

نمازوں کی رعایت پانا

معراج میں نمازوں کی فرضیت اور پھر ان میں رعایت کی بابت "سیرت خاتم النبیینؐ" میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اےؓ رقم فرماتے ہیں:۔

"پچاس سے پانچ تک کی کمی کا منظور ہونا ایک نہایت لطیف روحانی نظارہ ہے جس میں اس حقیقت کا اظہار مقصود ہے کہ اصل تعداد جو فرض کی جانے والی تھی وہ پانچ ہی تھی۔ مگر ساتھ ہی یہ مقدّر تھا کہ ان پانچ نمازوں کا ثواب پچاس کے برابر ملے گا کیونکہ اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء تھا کہ امتِ محمدیہ کو ان کی نیکیوں کا بدلہ بڑھ چڑھ کر عطا کیا جائے اس لئے یہ نمازیں ابتداء میں پچاس کی صورت میں فرض کی گئیں اور پھر ایک لطیف رنگ میں جس میں ضمنی طور پر اللہ تعالےٰ کی شفقت اور آنحضرت صلعم کی رأفت کا اظہار بھی مقصود ہے یہ تعداد گھٹا کر پانچ کر دی گئی اور باتوں باتوں میں مسلمانوں کو یہ بھی بتا دیا گیا کہ تمہارے متعلق یہ اندیشہ کیا گیا ہے کہ تم ان پانچ نمازوں کی ادائیگی میں بھی سُستی نہ دکھاؤ۔ اس لئے دیکھنا تم اس میں سُست نہ ہونا۔"

(سیرت خاتم النبیین حصہ اوّل صفحہ ۲۶۸)

غرضیکہ ان پانچ نمازوں کا اجر و ثواب پچاس کے برابر ہونے کی فضیلت کو تمثیلی و تصویری زبان میں بارگاہِ الٰہی میں بار بار حاضر ہونے کے ذریعہ کیا گیا ہے جہاں سے بالآخر یہ رُوح پرور فرمان جاری ہوا کہ اے محمدؐ یہ نمازیں پانچ بھی ہیں اور پچاس بھی۔ کیونکہ ہم نے ایک نماز کے بدلے میں دس کا اجر مقرر کر دیا ہے۔ اس طرح ہمارے بندوں سے تخفیف بھی ہو گئی اور ہمارا اصل حکم بھی قائم رہا۔"

(بخاری)

آسمانوں کی سیرِ روحانی اور آنحضرت صلعم کا افضل ترین بلند مقام

معراج میں آپؐ کا آسمانوں کی سیر کرنا تعبیری زبان میں "روحانی مراتب کی بلندی" حاصل کرنا ہے۔ اور وہاں سب انبیاء سے آگے نکل جانا اور پھر سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر پہنچ کر خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں شرف یابی اور مکالمہ و مخاطبہ پانا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روحانیت کے آسمانوں سے پرواز کرتے ہوئے سب نبیوں سے بڑھ کر بلند ترین درجہ پر فائز ہو گئے اور قربِ الٰہی کے دائرہ میں جو قاب قوسین او ادنیٰ کی حالت کے ساتھ نہایت بلند روحانی مقام جو آپؐ کو حاصل ہوا اُسے دوسرا کوئی نبی حاصل نہیں کر سکا۔ آپؐ کی افضلیت کا یہ عالی شان مرتبہ بالفاظ دیگر آپ کا مقام خاتم النبیین ہے۔ اور یہ وہ اعلےٰ و ارفع مقام ہے کہ جس کے ساتھ آپؐ کے فیضِ روحانی میں وہ خصوصیت رکھی گئی ہے کہ ایک انسان آپؐ کی اتباع میں جملہ قسم کے روحانی مقامات تک پہنچ سکتا ہے۔ اور آپؐ کی کامل اتباع سے انسان کو ہر قسم کے اعلیٰ ترین روحانی انعامات مل سکتے ہیں۔

سیّد ولدِ آدم فخر الاوّلین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے بیت المقدس تک والے روحانی سفر اسراء کے نظارہ میں "حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ کا راستہ پر کھڑے ہو کر آپؐ کو اوّل اور آخر اور حاشر کہہ کر پکارنا اور سلام کرنا بھی اپنے اندر یہی لطیف اشارہ رکھتا ہے کہ

"اے نبیوں کے سرتاج ہم پہچان گئے ہیں کہ گو آپؐ سب انبیاء کے آخر میں مبعوث ہوئے ہیں مگر رتبہ کے لحاظ سے آپؐ ہی سب سے اوّل ہیں اور آپؐ ہی نسلِ آدم کا وہ مرکزی نقطہ ہیں جس کے قدموں میں مختلف اقوامِ عالم کا جمع ہونا مقدّر کیا گیا ہے (حاشر کے معنے جمع کرنے والے کے ہیں یعنی مراد یہ ہے کہ آنحضرتؐ سے پہلے ہر قوم اور ہر ملک کی طرف الگ الگ رسول مبعوث ہوتے تھے مگر آنحضرت صلعم تمام اقوامِ عالم اور تمام عالم کے لئے مبعوث کئے گئے) پس لیجئے ہماری طرف سے سلام اور دعا کی پیشکش حاضر ہے۔ اِسے قبول کیجئے۔"

(ایضاً صفحہ ۲۶۵)

الغرض معراج اور اسراء آنحضرت صلعم کے دو نہایت اعلےٰ درجہ کے کشوف تھے جن میں آپؐ کو آپؐ کی اور آپؐ کی امت کی آئندہ ترقیات و فتوحات کے نظارے دکھائے گئے تھے۔ چنانچہ بعد کے حالات و واقعات نے ثابت کر دیا کہ ان میں آپؐ کو جو کچھ دکھایا گیا تھا اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔ اور اب تک ہو رہا ہے اور آئندہ ہو گا۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد
وآلہ واصحابہ اجمعین
وبارك وسلّم انّك
حمید مجید۔ واٰخر
دعوٰنا ان الحمد للہ
رب العالمین۔

خاکسار
رشید احمد چغتائی عفی اللہ عنہ
(سابق مبلّغ بلادِ عربیہ) ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

مبلغین اسلام کو کن خصوصیات کا حامل ہونا چاہیئے؟

مکرم گل محمد صاحب متعلم وقف جدید ربوہ

مبلّغ کے لغوی معنی تو ہیں کسی بات یا پیغام کو پہنچانے والا۔ لیکن اصطلاحی طور پر یہ لفظ اُس شخص پر بولا جاتا ہے۔ جو اپنے عقائد کو صداقت اور راستی پر مبنی یقین کرتے ہوئے لوگوں تک اپنے خیالات پہنچاتا اور انہیں اپنا ہمخیال بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ (۱) قرآن کریم کی آیت کریمہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مبلغ اسلام کو خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرنا چاہیئے اور جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ اپنے اخلاق و عادات میں وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنا ہے یا نہیں حدیث قدسی کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت خلقا اسلئے یہ بات کبھی بھی نہ بھولنی چاہیئے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کا جمال اور جلال ظاہر کرنے کیلئے ہی پیدا کیا گیا۔ خلق اللّٰہ اٰدم علی صورتہ (بخاری جلد ۲ کتاب الاستیذان) کے الفاظ بھی ظاہر کر رہے ہیں کہ تخلقوا باخلاق اللّٰہ کے تحت اسے الرحمٰن الرحیمؒ اور ستار خدا تعالیٰ کی طرح ستاری کی صفت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے اور اسی طرح اُس کی دوسری صفات بیشمار ہیں۔ اُن کے مطابق نمونہ بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ صبغۃ اللّٰہ ومن احسن من اللّٰہ صبغۃ کے مطابق الٰہی رنگ میں رنگین ہونے کے بعد ایک مبلغ کا وجود حسین ترین وجود ہوگا۔ جسے دیکھ کر دنیا کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ غیب کے اسرار اس پر کھولے گا۔ اور غیر معمولی انعامات سے بہرہ ور فرمائے گا پس ایک مبلغ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اور اس کے جلال و جمال کو دنیا میں تبھی ظاہر کر سکتا ہے۔ جب کہ وہ اسکے رنگ میں رنگین ہو۔

۲۔ وہ جن خیالات کی تبلیغ کرنا چاہے ان کے متعلق پختہ معلومات حاصل کرے محض سنی سنائی باتوں اور گھڑی حکایتوں پر اپنی تبلیغ کی بنیاد نہ رکھے۔ ایک مبلغ سب سے پہلے احمدیت اور اسلام کی صحیح اور مستند تعلیم سے واقفیت حاصل کرے۔ اس کے بغیر وہ قدم قدم پر ٹھوکریں کھائے گا۔ اور بعض اوقات غلط عقائد کی اشاعت کا بھی موجب بن جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی نصرت سے بھی محروم رہے گا اس زمانہ میں اسلام اور احمدیت کے متعلق صحیح اور پختہ معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریرات ہیں اور اس قدر مطالعہ کرے۔ کہ کبھی بھی سیر نہ ہو۔

۳۔ قرآن کریم کا ارشاد ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن کے مطابق طریق اختیار کرے۔ کوئی کچی یا ذوقی بات نہ کہے بلکہ صرف احسن بات پر بنیاد رکھے۔ جو ہر لحاظ سے پختہ اور قابل اعتماد ہو۔ اور پھر اس میں یہ بھی اشارہ کر دیا کہ جبر و تشدد سے کام نہیں لینا چاہیئے بلکہ مناسب اور دلکش طریق پر حق و صداقت کی طرف بلائے۔ یہ ایک سنہری گُر ہے۔ جس پر قائم رہ کر عظیم الشان تغیر پیدا کر سکتا ہے۔ (۱) تبلیغ کے وقت حکمت مدنظر ہو۔ (۲) موعظہ حسنہ (۳) احسن دلائل پر بنیاد ہو۔ نامعقول نوک جھونک سے احتراز کرے (۴) جدال نہ تلوار یا بندوق کی بجائے دلائل و براہین اور حقائق سے آراستہ ہو۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا کہ اگر تم تلوار کے زور سے ایک بستی کی کل آبادی کا سر قلم کر دو۔ تو اس سے بہتر بات یہ ہے کہ تمہارے ذریعہ ایک بھٹکتی ہوئی روح اسلام کی طرف ہدایت پا جائے۔

۴۔ مبلّغ اپنے عقائد اور خیالات کا (ولکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ کے مطابق) خود بہترین نمونہ ہو اور یہ نہ ہو کہ اس کا قول تو کچھ ہو اور عمل اس قول کے خلاف ہو۔ اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لم تقولون ما لا تفعلون ٭ یعنی اے لوگو، تم ان باتوں کی تلقین کرتے ہو۔ جن پر تمہارا خود عمل نہیں۔ اس ذریعہ تم دنیا میں کیا تبدیلی پیدا کر سکتے۔ پس مبلغ کے لئے اپنے عقائد کا بہترین نمونہ بننا از حد ضروری ہے۔ اگر وہ دوسروں کو توحید کی تلقین کرتا ہے۔ تو پہلے اپنے آپ کو موحد ثابت کرے۔ اور ہر قسم کے ظاہری اور مخفی شرک سے مجتنب رہے۔ اگر وہ قرآن کریم کے جملہ احکام کی تلقین کرتا ہے تو سب سے پہلے وہ خود ان احکام پر عمل پیرا ہونے کا نمونہ پیش کرے۔ اس کے بغیر وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

۵۔ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ تبلیغ کی کامیابی اور حق و صداقت کی اشاعت اور غلبۂ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا رہے جیسا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "تمہاری راتیں اور دن دعاؤں میں صرف ہونے چاہئیں تاکہ تمہیں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہو۔ . . . . . . میں واقفین کو زندگی کو اسباب کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ دعا کے بغیر کوئی مبلغ کامیاب نہیں ہو سکتا . . . . . حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا۔ والارض والسماء معک کما ھو معی۔ یعنی زمین آسمان اسی طرح تمہارے ساتھ ہیں جس طرح میرے ساتھ ہیں۔ اسی طرح اگر تم دعائیں کرو گے تو تم کو بھی زمین آسمان مل جائیں گے۔ صرف نحو سے زمین آسمان نہیں مل سکتے۔ دعائیں کرو گے خدا تعالیٰ کی طرف جھکو گے۔ تو مل جائیں گے"

(روزنامہ الفضل ۱۸ نومبر ۱۹۵۵ء)

درحقیقت دعا نیکی کو قائم کرنے اور بدی کو مٹانے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے اور اسکی تلخ تقدیروں سے بچانے کا ایک بہت ہی طاقتور ذریعہ ہے۔

۶۔ چونکہ اسلام لیکون للعلمین نذیرا کے مطابق تمام جہانوں کو مخاطب کرتا ہے۔ اسلئے مبلغ کے لئے کئی ایک زبانوں کا جاننا بھی ضروری ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو سکتا ہو۔ تو کم از کم جہاں وہ کام کر رہا ہو وہاں کے ماحول کی زبان جاننا اس کے لئے ازحد ضروری ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مذکورہ آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ "جو شخص مبلّغ زبان جاننے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ اسلام کا ایک غدار سپاہی ہے"۔ پس حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کو کبھی نہ بھولے۔ اور ماحول کی روزمرہ اور زبان جاننے کے لئے پوری جدوجہد کرے۔

۷۔ مبلغ جہاں متعین ہو۔ وہاں جماعتوں میں اتفاق اور اتحاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ یہاں تک کہ کانہم بنیان مرصوص کی طرح ہو جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من شذّ شذّ فی النار یعنی جس شخص نے جماعت کے اتحاد میں رخنہ ڈالا۔ وہ آگ میں ڈالا جائے گا۔ اس لئے باہمی شکر رنجیوں کے خبیث مادہ کو ایسی چھری سے ذبح کیا جائے کہ وہ کبھی اٹھنے نہ پائے۔ یہ گند سواد کفن کی طرح کھاتا جاتا ہے اور جماعتوں کی عملی طاقت دن بدن کمزور ہونے لگتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسلام کا بول بالا ہو۔ تا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ امی وابی وروحی) کا مقدس نام چار اکناف عالم میں اس طرح گونجے۔ کہ ساری فضا اس سے بھر جائے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

(آمین ثم آمین)

چندہ تحریک جدید کے بارے میں تحریص و ترغیب کے جملہ ذرائع اختیار کئے جائیں

تحریک جدید کے اکناف عالم میں عظیم الشان کارنامے دیکھنے کے باوجود ابھی جماعت کے متعدد افراد اس کے مالی جہاد سے محروم ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ عہدیداران جماعت تحریص و ترغیب کے جملہ ذرائع اختیار نہیں کرتے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایک احمدی کہلانے والا شخص تبلیغ اسلام میں حصہ لینے کا شوق نہ رکھے مجھے سرگودھا چھاؤنی کی جماعت میں جانے کا اتفاق ہوا تو جماعت مذکورہ کے سیکرٹری صاحب تحریک جدید مکرم محمد یعقوب صاحب نے ایک خوبصورت لکھا ہوا چارٹ دکھایا جو اس جگہ آویزاں تھا۔ جہاں چھاؤنی کی جماعت نماز جمعہ ادا کرتی ہے اس چارٹ میں جملہ مجاہدین کے نام لکھے ہوئے تھے۔ گویا اس چارٹ کی زیارت سے ہر مقامی احمدی دوست کو ہر جمعہ کے روز چندہ تحریک جدید کی طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز وصولی کا اندراج دیکھ کر سبقت کی روح بھی اجاگر ہوتی رہتی ہے۔ سو سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ ایسے چارٹ جو تحریص و ترغیب کا باعث ہوں اپنے اپنے مقام پر آویزاں کرنے کا خیال رکھا کریں اور اس طرح الدال علی الخیر کفاعلہ کی حدیث نبوی کی روشنی میں دوہرا ثواب حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

چندہ جلسہ سالانہ

اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں صرف دو اڑھائی ماہ رہ گئے ہیں لیکن بعض جماعتوں کے عہدیداروں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ تمام مقامی جماعتوں کے عہدیداروں سے التماس ہے کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ انعقاد جلسہ سے پہلے سو فی صدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں جن کے اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ عہدیداران کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کی کسی کوتاہی کی وجہ سے کوئی دوست اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔

(ناظر بیت المال)

---

۲۹ رمضان المبارک سے پہلے تحریک جدید کا چندہ سو فیصدی ادا کرنے والے احباب

ایسے افراد کے ناموں کی اشاعت کی ذمہ داری متعلقہ جماعتوں پر ہوگی

چونکہ مقامی طور پر چندہ وصول کرنے کی اطلاع مرکز کو کچھ عرصہ بعد میسر آتی ہے۔ اس لئے ۲۹ رمضان سے پہلے سو فی صدی چندہ ادا کر دینے والے مجاہدین کے اسماء مرکز کی طرف سے الفضل میں شائع کر دئے جائیں۔ تو کچھ افراد کے نام اشاعت سے رہ جاتے ہیں۔ سو احسانی عہدیداران جماعت سے بالخصوص سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مقامی طور پر ۲۹ رمضان کے معاً بعد ایک جامع فہرست تیار کریں۔ جس میں ان کی جماعت کے جملہ مجاہدین جو اپنا چندہ سو فی صدی ادا کر چکے ہوں مذکور ہوں اور ایسی فہرست دفتر ہذا کو اولین فرصت میں ارسال فرما دیں۔ ارسال رپورٹ پر ان شاء اللہ مقامی عہدیداران کی تیار کردہ فہرستیں ہی اشاعت پذیر ہوں گی۔

۲۹ رمضان سے پہلے جو فہرستیں قسطوار دفتر ہذا میں موصول ہوں گی وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے ضرور پیش کر دی جائیں گی۔ لیکن ان کی اشاعت الفضل میں نہ کی جائے گی۔ الفضل میں وہی فہرستیں شائع ہوں گی جو ۲۹ رمضان المبارک کے معاً بعد جامع طور پر مرکز کو مہیا کی جائیں گی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں!

نیا سال نیا عزم

مجلس خدام الاحمدیہ کا نیا سال یکم نومبر سے شروع ہو چکا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ نے سال کو نئے عزم کے ساتھ شروع کر چکے ہوں گے۔ تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ درج ذیل امور کی طرف فوری توجہ دیں۔

۱۔ ماہ نومبر کا چندہ ۲۰ نومبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔

۲۔ جن مجالس نے ابھی تک سال ۶۷-۱۹۶۶ء کے بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوائے وہ جلد سے جلد بجٹ تشخیص کر کے مرکز میں بھجوائیں۔

۳۔ آپ کی مجلس کا کوئی خادم ایسا نہ ہو جو بجٹ میں شامل نہیں۔

۴۔ چندہ اجتماع اور گزشتہ سال کا بقایا جن خدام سے واجب الوصول ہے۔ وہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے۔ وہ فوری طور پر وہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو۔ اسکے سوا تمام روپیہ جو بینکوں میں دوستوں کا جمع ہے۔ سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔

افسر خزانہ
صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

بنک کیلئے افسران کی ٹریننگ

قابلیت کم از کم سیکنڈ کلاس گریجوایٹ آرٹس / سائنس / اگریکلچر / کامرس۔

عمر۔ ۱-۸-۶۶ کو ۲۱ تا ۲۵ سال آخری تاریخ وصول درخواست ۲۰-۱۱-۶۶ بجوزہ فارم پر بنام ڈپٹی ڈائریکٹر ڈیپارٹمنٹ بنکنگ ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ اسسٹنٹ بنک آف پاکستان سنٹرل ڈائریکٹوریٹ کراچی۔ (مغربی پاکستان کے امیدواروں کے لئے) مشرقی پاکستان کیلئے بنام سیٹر ڈپٹی چیف اکاؤنٹنٹ ڈپٹی گورنرز آفس اسٹیٹ بنک آف پاکستان۔ ۸۔ موتی جھیل کمرشل ایریا ڈھاکہ مشرقی پاکستان۔ (پ۔ ٹ ۱۳-۱۱-۶۶)

بی۔ اے / بی ایس سی پارٹ I کیمبری ہنسوڑ (سپلیمنٹری) امتحان جو ۲۹-۱۱-۶۶ کو ہونا تھا اب ۶-۱۲-۶۶ کو ہوگا۔ (پ۔ ٹ ۱۰-۱۱-۶۶)

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مولوی رحیم بخش صاحب کارکن لنگر خانہ کو اچانک فالج کا حملہ ہو گیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ (ظہور احمد ربوہ)

۲۔ میری بڑی خالہ جان جو سرگودھا میں رہتی ہیں کو دل کے شدید دورے پڑتے ہیں جملہ بھائی اور بہنیں ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد مکمل صحت دے۔ آمین۔ (امۃ السمیع فرحت ربوہ)

۳۔ شیخ عبدالحمید صاحب سب انسپکٹر ریلوے پولیس منٹگمری کی ترقی کا کیس زیر غور ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں ترقی دے۔ اور خدمت کا موقعہ بہم پہنچا دے۔ اور دینی ترقیات سے نوازے۔

(محمد داؤد ریلوے سٹیشن ربوہ)

۴۔ میری خالہ زاد بہن محترمہ مہتاب صاحبہ ان دنوں از حد پریشان ہیں تمام بہنوں بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے۔ مبارک رد طبیب کوٹ کراچی

دعائے مغفرت مکرم چوہدری محمد علی صاحب باجوہ مورخہ ۲-۱۱-۶۶ بعد دوپہر دل کی تکلیف سے چند یوم بیمار رہ کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت ہی نیک ملنسار اور احمدیت کے فدائی تھے۔ آپ ۲۵ سال جماعت احمدیہ چک ۳۰ کے سیکرٹری مال رہے ہیں۔ اپنی یادگار پانچ لڑکیاں۔ ایک بیوہ اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ جماعت کے دوستوں سے دعا کی درخواست [illegible]

سیٹ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا
چوبیس جلدوں میں رعایتی قیمت -/۱۹۰ روپے علاوہ محصولڈاک
ملنے کا پتہ :- الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● عمان ۱۶ نومبر۔ صدر ایوب اور اردن کے شاہ حسین کے درمیان کل ڈیڑھ گھنٹے تک باضابطہ بات چیت ہوئی۔ جس میں پاکستان اور اردن کے درمیان ہر شعبہ میں زیادہ سے زیادہ تعاون بڑھانے پر غور کیا گیا۔ اس کے علاوہ دونوں سربراہوں نے بین الاقوامی صورت حال پر بھی بات چیت کی۔ باخبر حلقوں کے مطابق دونوں ملکوں کے رہنماؤں نے کشمیر اور فلسطین کے مسائل پر تفصیل سے بات چیت کی۔ مذاکرات میں پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ اور اردن کی طرف سے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ بھی شریک ہوئے۔ باقاعدہ بات چیت شروع ہونے سے دونوں سربراہوں کے درمیان ایک غیر رسمی ملاقات بھی ہوئی۔

صدر ایوب اور شاہ حسین کی بات چیت کے بعد دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ نے علیحدہ ملاقات کی جس میں صدر ایوب اور شاہ حسین کے مذاکرات کے مشترکہ اعلامیہ پر غور کیا گیا۔

● عمان ۱۶ نومبر۔ اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ ہم اسرائیل کے جارحانہ اور توسیع پسندانہ عزائم کو خاک میں ملا دیں گے۔ ہماری شیر دل فوج دشمن کے ناپاک ارادوں کو کچلنے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ انہوں نے یہ بات اپنی بہادر فوج کے نام ایک پیغام میں کہی ہے۔

شاہ حسین نے اپنے پیغام میں فوج کے کارناموں کو سراہتے ہوئے کہا اسرائیل مدت سے دریائے اردن کے مغربی کنارے پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں اس کے ان عزائم کا علم ہے اور ہماری فوج ان عزائم کو ناکام بنانے کے لئے پوری طرح سے تیار ہے۔

● تل ابیب ۱۶۔ نومبر۔ اسرائیل نے اعلان کیا ہے کہ اس کی فوج کا وہ افسر جو اردن کے گاؤں سامودا پر حملہ کے دوران اسرائیلی فوج کی قیادت کر رہا تھا۔ لڑائی میں مارا گیا ہے اسے کل دفن کر دیا گیا۔ اس تجہیز و تکفین کی رسم میں اسرائیلی فوج کے چیف آف سٹاف میجر جنرل اسحاق نے بھی شرکت کی۔ ہلاک ہونے والے اسرائیلی افسر کو موت کے بعد ترقی دے کر لیفٹننٹ کرنل بنا دیا گیا ہے۔

● ہوسٹن ٹیکساس۔ ۱۶ نومبر۔ ہیوی ویٹ باکسنگ کے عالمی چیمپئن محمد علی نے کل امریکہ کے کلیولینڈ ولیمز کو تیسرے راؤنڈ میں شکست دے کر اپنا اعزاز برقرار رکھا۔ محمد علی نے اپنے حریف پر اس تیزی سے حملے کئے کہ اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔ علی کے طاقتور مکوں سے کلیولینڈ کا چہرہ بھی لہولہان ہو گیا۔ علی نے اپنے حریف کو چار بار زمین پر گرایا۔ آخر ریفری نے تیسرے راؤنڈ کے ایک منٹ ۸ سیکنڈ پر مقابلہ ختم کرا دیا۔

● لاہور ۱۶ نومبر:۔ عالمی بنک کے مسٹر ڈونلڈ کی آلیسن نے آج مغربی پاکستان کی چھوٹی صنعتوں کے چیئرمین جنرل بختیار رانا سے عالمی بنک کے قرضہ کے استعمال پر بات چیت کی۔ کارپوریشن یہ قرضہ گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کی چھوٹی صنعتوں کے علاقہ پر خرچ کرے گی چیئرمین نے مسٹر ڈونلڈ کو بتایا کہ عالمی بنک نے ۶۵ لاکھ ڈالر کا جو قرضہ دیا ہے اس سے کارپوریشن نے گوجرانوالہ میں ۱۲۴ اور سیالکوٹ میں ۱۲ پروجیکٹوں میں کام شروع کر رکھا ہے۔

● ساہیوال ۱۶ اکتوبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ بچوں کے اغوا سمگلنگ اور مویشیوں کی چوری جیسے سنگین جرائم ہیں جن کا ارتکاب کرنے والوں کو صرف جرگہ کے سسٹم کے تحت ہی بلا تاخیر سزا دی جا سکتی ہے گورنر مغربی پاکستان نے یہ بات بلدیہ ساہیوال کے عشائیہ میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے ارکان سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔

مسٹر محمد موسیٰ نے گندم کی سمگلنگ کو ہولناک جرم قرار دیتے ہوئے کہا کہ ملک سے جو گندم سمگل کی جاتی ہے اسے ان لوگوں کو دیا جاتا ہے جو ہمیں ختم کرنے کے لئے گولی چلاتے ہیں انہوں نے کہا کہ جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو صرف جرگہ سسٹم کے تحت ہی کسی تاخیر کے بغیر سزا دی جا سکتی ہے۔ اس لئے اس نظام کو باقی رکھنا ضروری ہے۔

● راولپنڈی ۱۶ نومبر۔ برطانیہ کی پاکستان سوسائٹی ۲۳ نومبر لندن کے کنوٹ روم میں سالانہ ڈنر دے گی۔ اس میں صدر ایوب خصوصی مہمان ہوں گے۔ وہ یہاں ان پاکستان اور برطانوی باشندوں سے ملاقاتیں بھی کریں گے جو پاکستان میں ملازمت کر چکے ہیں۔ ڈنر میں سوسائٹی کے ۶۰۰ ارکان شریک ہوں گے۔ پاکستان سوسائٹی کی بنیاد برطانیہ کے ایک رکن پارلیمنٹ مسٹر جان بگز اور لندن میں کراچی کے سعید مرزا کے نائب مسٹر نسیم احمد نے ۱۹۵۱ء میں رکھی تھی اس کا مقصد پاکستان برطانیہ اور دولت مشترکہ کے دوسرے ملکوں کے عوام کے درمیان فروغ دینا ہے صدر ایوب اور ڈیوک آف ایڈنبرا سوسائٹی کے سرپرست ہیں اور پاکستان و برطانیہ کے متعدد ممتاز شخصیتیں اس کی ممبر ہیں۔

● پراگ۔ ۱۶ نومبر۔ بھارت سوشلسٹ ممالک سے زیادہ سے زیادہ اقتصادی اور فوجی امداد حاصل کرنے کے لئے آج کل ان ممالک میں بڑی شد و مد کے ساتھ یہ پراپیگنڈہ کر رہا ہے کہ امریکہ اور دوسرے ممالک نے اسے امداد مہیا کرنے سے انکار کر دیا ہے یہ بات پریس ایسوسی ایشن کے یورپی ممالک کے پاکستانی نمائندہ خصوصی مسٹر ایچ رضوی نے متعدد سوشلسٹ ممالک کا دورہ کرنے کے بعد لکھی ہے۔

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ مجھے سات لڑکیوں کے بعد اولاد نرینہ عطا کی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام محمد ابراہیم تجویز فرمایا ہے۔

میں آج کل معدہ اور جگر کے عوارض سے سخت بیمار ہوں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت والی لمبی زندگی عطا کرے تا کہ میں اس کے فضل سے بچے کی جسے میں وقف کر چکا ہوں پرورش اور تربیت کر سکوں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

(محمد اسحٰق ارشد احمدیہ ماڈرن سٹور۔ ربوہ)

ضرورت

ہم کو ربوہ میں اخبارات کی تقسیم کے لئے ہاکر کی ضرورت ہے صرف وہ دوست ملیں جن کے پاس اپنا سائیکل ہو۔ مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی چٹھی ہمراہ لائیں بہتر کام کرنے کی صورت میں -/۸۰ روپے تک تنخواہ دی جا سکتی ہے۔

(نصیر بک سٹال گولبازار ربوہ)

اپنا خریداری نمبر نوٹ کر لیجیے

مینیجر الفضل سے خط و کتابت اور ترسیل زر کرتے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

دلفریب زیورات کا واحد مرکز
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور
فون نمبر ۲۶۲۲۳

ہمدرد نسواں (ایکٹرا گرین) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

احمدیت کے اطفال کے نام ایک ضروری پیغام

اپنے امام کی توقع کو توقع سے بڑھ کر پورا کر دکھاؤ

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

میرے پیارے اطفال الاحمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک وقت تھا کہ جب شاید آپ کے دل میں بھی یہ تمنا پیدا ہوتی ہو کہ کاش حضرت خلیفۃ المسیح اپنے اطفال الاحمدیہ کے سپرد بھی کوئی اہم خدمت فرمائیں جیسے خدام الاحمدیہ کو تحریک جدید کے دفتر دوم کی ذمہ داری سونپی یا کئی مرتبہ لجنہ اماء اللہ کے سپرد بیرونی ممالک میں مسجدیں بنانے کا مقدس فریضہ فرمایا۔ اب تو آپ کی یہ تمنا پوری ہو چکی ہے اور دیکھئے کس محبت اور پیار سے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث نے احمدی بچوں کو مخاطب فرماتے ہوئے وقف جدید کی مالی ذمہ داریاں اپنے ننھے منے کندھوں پر اٹھانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ دنیا کی نظر میں شاید یہ کام عجیب ہو لیکن یہ عجیب کام آپ نے دنیا کو کر کے دکھانا ہے۔ آپ نے دنیا کو دکھانا ہے کہ احمدی بچے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنا جانتے ہیں۔ آپ نے دنیا کو دکھانا ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے نازک کندھے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر بڑے بڑے عظیم الشان بوجھ اٹھانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ آپ نے دنیا کو دکھانا ہے کہ آپ کی عمریں چھوٹی لیکن شعور بالغ ہے۔ آپ خوب سمجھتے ہیں کہ خدمت دین کیا ہے اور جانی ومالی قربانی کس کو کہتے ہیں۔

دنیا کو چھوڑیئے کہ آج کی دنیا قربانی ایثار اور خدمت کے کوچوں سے ناآشنا ہے دنیا کو بھلا کیا معلوم کہ دین کی خاطر کیسے زندگی وقف کی جاتی ہے اور کس طرح اسلام کے فدا ہونے پر مال نچھاور ہوتے ہیں۔ پس دنیا کو چھوڑیئے کہ اسے آپ سے کوئی نسبت نہیں۔ اگر نیکی میں مقابلہ کرنا ہے تو اپنے خدام بھائیوں سے کیجئے۔ اگر نیکی میں آگے قدم بڑھانا ہے تو لجنہ اماء اللہ سے آگے بڑھ کر دکھایئے۔ حضرت امیر المومنین سب احمدی بچوں اور بچیوں سے یہ توقع فرماتے ہیں کہ یہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے وقف جدید کے لئے پچاس ہزار روپیہ اور آئندہ سال دو لاکھ روپے پیش کر دیں گے۔ دیکھئے نیکی کا موں میں دوڑ لگانے کے لئے آپ کے سامنے کیسا وسیع میدان کھلا ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ دل وجان سے یہ کوشش کریں کہ جو توقع حضرت خلیفۃ المسیح سب احمدی بچوں سے رکھتے ہیں [illegible] صرف آپ ہی

بحیثیت اطفال الاحمدیہ پوری کر کے دکھا دیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ایک شاندار نمونہ پیش کرنے کی توفیق بخشے کہ رشک کے ساتھ نگاہیں آپ پر پڑنے لگیں اور دشمن کی حسد کی آنکھ سے آپ ہمیشہ محفوظ رہیں۔ آمین۔

آخر پر اس احمدی بچی کا ذکر کر کے اس پیغام کو ختم کرتا ہوں جو ام المرض اور چلنے پھرنے سے معذور ہے اس نے اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ مل کر ایک کمیٹی ڈال رکھی تھی اور ہر مہینے اپنے حصے کے پیسے کمیٹی والوں کے پاس اس نے جمع کروائی تھی کہ قرعہ اندازی میں اگر اس کا نام نکل آئے تو اکٹھے بہت سے پیسے مل جائیں۔ وقف جدید کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ کا خطبہ سن کر یہ خود بھی دعائیں کرنے لگی اور دوسروں سے بھی کروانے لگی کہ اللہ کرے تو اس دفعہ اس کی کمیٹی نکل آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے سچے دل کی دعا قبول فرمائی اور جیسے وہ چاہتی تھی ویسے ہی اس کے نام کی کمیٹی نکل آئی جو مبلغ پچاس روپے تھی۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو جزائے خیر دے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ یہ نوزادہ ساری رقم لے کر کسی کی گودی میں سوار ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پہنچی اور وقف جدید کے چندہ کے طور پر وہ ساری رقم پیش کر دی۔ خدا تعالیٰ عزیزہ کی اس پیاری قربانی کو قبول فرمائے اور سب اطفال کو توفیق بخشے کہ اپنی اپنی توفیق کے مطابق قربانی کی شاندار مثالیں پیش کریں۔ وقت تھوڑا، بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ دسمبر کے اختتام سے پہلے پہلے پچاس ہزار روپے اکٹھا کرنے ہیں۔ اے ننھے منے اطفال احمدیت چیونٹیوں کی طرح کام کرو اور اپنے امام کی اس توقع کو توقع سے بڑھ کر پورا کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین!

مجرموں کی پشت پناہی کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائیگا

بدعنوان سرکاری ملازموں کے خلاف حکومت سخت کارروائی کرے گی

لاہور ۱۷ نومبر۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے قانون شکن لوگوں کی پشت پناہی کرنے والوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنی سرگرمیوں سے باز رہیں۔ اپنی ماہانہ نشری تقریر میں گورنر نے اعلان کیا کہ قانون کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے والوں کو کچل دیا جائے گا اور معاشرے کو ناپسندیدہ عناصر سے پاک کر دیا جائے گا۔ گورنر نے عوام سے اپیل کی کہ وہ معاشرے کو پاک کرنے کی مہم میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

مسٹر محمد موسیٰ نے سرکاری ملازموں کو متنبہ کیا کہ وہ اپنے فرائض پوری تندہی دیانت اور حب الوطنی سے انجام دیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بدعنوان سرکاری ملازموں کو معاف نہیں کرے گی۔ اور ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

گورنر نے اپنی تقریر میں مختلف مسائل کا جائزہ لیا اور بڑی صاف دلی سے عوام کو بتایا کہ حکومت اس سلسلہ میں کیا کارروائی کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ ضروری اشیا کی قیمتوں میں اضافہ کے رجحان پر قابو پا لیا گیا ہے لیکن قیمتوں میں بے انتہا کمی کرنا ممکن نہیں۔ گورنر نے ان اقدامات کا بھی ذکر کیا جو عوام کو مناسب داموں پر آٹا اور گندم فراہم کرنے کے لئے کئے گئے ہیں

انہوں نے بتایا کہ گذشتہ سال کی جنگ کے باعث فصلوں پر برا اثر پڑا ہے لیکن اب فصل ربیع میں زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے مہم چلائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کاشتکاروں سے اپیل کی ہے کہ وہ خوراک کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے بھرپور جدوجہد کریں۔

گورنر نے ذات پات کے تعصبات کی مذمت کی اور کہا کہ یہ باتیں دور غلامی کی یادگار ہیں اور اب ہمیں ان سے نجات حاصل کر لینی چاہیئے۔ اس قسم کے تعصبات اسلام کے بھی منافی ہیں۔ ہم سب پاکستانی ہیں۔ اور ہمیں ایک قوم کی طرح مل کر اپنی تعمیر وترقی میں مصروف رہنا چاہیئے۔

شاہ حسین کو دورہ پاکستان کی دعوت

عمان ۱۷ نومبر۔ صدر ایوب نے اردن کے شاہ حسین اور شہزادی منا کو پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے یہ دعوت یہاں شاہی محل میں دونوں سربراہوں کے درمیان بات چیت کے دوران دی گئی شاہ حسین نے دعوت قبول کر لی ہے

ترقی پذیر ممالک کی آزادی کے تحفظ کے لئے تعلیم کو عام کرنا ضروری ہے

اردن یونیورسٹی میں صدر ایوب کی تقریر

عمان ۱۷ نومبر۔ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ مجھے دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ اردن نے شاندار ترقی کی ہے ہم پاکستان بھی ترقی کے لئے اپنے مادی اور انسانی ذرائع کو بہترین طور پر استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ترقی کے لئے اول ضرورت تعلیم کی ہے کیونکہ تعلیمی ترقی کے بغیر تمام انسانی اور مادی وسائل بے معنی ہیں۔

صدر اردن یونیورسٹی میں ایک سپاسنامے کا جواب دے رہے تھے۔ اس تقریب میں شاہ اردن بھی صدر ایوب کے ہمراہ تھے۔

انہوں نے کہا اب ہمیں ترقی کی رفتار تیز کر دینی چاہیئے کیونکہ یہ سائنس کا دور ہے۔ ہم ماضی میں غیر ملکی تسلط کی وجہ سے بہت پیچھے رہ گئے تھے اس لئے ہمیں اب اس کمی کو پورا کرنا ہے

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۹/۱۱/۶۶ یوم ہفتہ بوقت آٹھ بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔

امیدواروں کو چاہیئے کہ اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ (ناظر امور عامہ)